مولانا سیف اللہ حقانی

استفتاء

جہادِ افغانستان کی شرعی حیثیت

افغانستان کی موجودہ جنگ کی شرعی حیثیت کیا ہے ۔ کیا واقعۃً یہ جہاد ہے اور اگر یہ جہاد ہے تو مجاہدین کے ہاتھوں لڑائی کے دوران افغانستان میں ٹھہرے ہوئے مسلمان اگر قتل ہو جائیں تو شرعاً اس کا حکم کیا ہے ؟

حافظ نورالہادی محب بانڈہ مردان

الجواب :۔ افغانستان کا موجودہ جہاد بلا شک و شبہ شرعی جہاد ہے ۔ جب کافر مملکت اسلامیہ کے کسی ایک سرحد پر حملہ آور ہوتا ہے تو الاقرب فالاقرب کے حکم کے مطابق جہاد فرض عین ہو جاتا ہے ۔ اور روس تو تمام افغانستان پر حملہ آور اور قابض ہوا ہے ۔ تو افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کیونکر شرعی اور فرض نہ ہوگا ۔

لہٰذا افغانستان کا جہاد شرعی اور الاقرب فالاقرب کے حکم کے مطابق فرض عین ہے ۔ اور اس میں شرکت باعث ثواب ہے

ردالمختار صد ۲۲۰ ج ۳ میں ہے ۔ وفرض عین ان ھجموا علی ثغر من ثغور الاسلام فیصیر فرض عین علی من قرب منہم وہم یقدرون علی الجہاد ونقل صاحب النہایہ عن الذخیرہ ان الجہاد اذا جاء النفیر الی قولہ فانہ یفترض علی من یلیہم فرض عین کالصلوٰۃ والصوم لا یسعہم ترکہ ثم وثم الی ان یفترض علی جمیع اہل الاسلام شرقاً وغرباً الخ

اگر مجاہدین کے حملہ علی الکفار میں کوئی مسلمان بلا قصد کے قتل ہو جائے تو کوئی وبال نہیں ہے ۔

فتاوٰی عالمگیریہ صد ۱۹۴ ج ۲ میں ہے :۔

ولا باس برمیہم وان کان فیہم مسلم اسیر او تاجر وان تترسوا بصبیان المسلمین او بالاساری لم یکفوا عن رمیہم ویقصدون بالرمی الکفار وما اصابوہ منہم لا دیۃ علیہم ولا کفارۃ ۔

مولانا سیف اللہ حقانی
مفتی دارالعلوم حقانیہ